© rasailojaraid.com



اسٹینڈنگ تھی کہ میں جمعیۃ علماء اسلام یا کسی دینی تحریک کے حوالہ سے کوئی خبر بھجواتا تو وہ نہ تو کسی لیٹر پیڈ پر ہوتی اور نہ ہی اس پر مہر اور دستخط موجود ہوتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ تمہاری بھجوائی ہوئی خبر پر کسی کمی بیشی کی ضرورت نہیں ہوتی، اس لیے سادہ کاغذ پر لکھ کر بھیج دیا کرو۔ وہ میری ہینڈ رائٹنگ پہچانتے تھے اور اسے دیکھ کر اسی پر دستخط ثبت کر کے اپنے اپنے اخبارات کو بھجوا دیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ سالہا سال چلتا رہا۔

ہفت روزہ ''ترجمان اسلام'' لاہور اور ہفت روزہ ''خدام الدین'' لاہور میں بھی وقتاً فوقتاً لکھنے کا کام جاری رہا جو آگے چل کر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کی باقاعدہ ادارت سنبھالنے تک پہنچا، اور میں کئی برس جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ہفت وار آرگن کا ایڈیٹر رہا۔ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور پاکستان قومی اتحاد کے صوبائی سیکرٹری جنرل کی حیثیت سے مجھے حضرت مولانا مفتی محمودؒ اور نوابزادہ نصر اللہ خان مرحوم کی سالہا سال تک رفاقت کا شرف حاصل رہا اور میں نے ان بزرگوں سے بہت کچھ سیکھا جس سے میرے صحافتی شعور میں پختگی آئی۔

معروف احرار راہ نما جانباز مرزا مرحوم ماہنامہ ''تبصرہ'' کے نام سے ایک عرصہ سے جریدہ شائع کر رہے تھے جس کی اشاعت میں 77ء/78ء کے دوران کچھ وقفہ آیا تو میری درخواست پر انہوں نے یہ جریدہ میرے حوالے کر دیا۔ اور میں نے اپنے رفیق مولانا صالح محمد حضروی کی رفاقت میں کئی ماہ تک اس کی اشاعت وادارت کا اہتمام کیا۔

1989ء کے آخر میں ''الشریعہ'' کے نام سے میں نے ایک مستقل جریدہ کا ڈیکلیریشن حاصل کیا جو گوجرانوالہ سے تب سے تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ اس کا مدیر مسئول میں خود ہوں جبکہ مدیر کے طور میرا بڑا بیٹا پروفیسر حافظ محمد عمار خان ناصر کم وبیش دو عشروں سے خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ عمار خان ناصر جامعہ نصرۃ العلوم کا فاضل اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے انگلش ہے، اور اب پی ایچ ڈی کے مراحل سے گزر رہا ہے۔ جبکہ گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ میں اسلامیات کے شعبہ ایم فل کا استاذ و نگران ہے۔

قومی اخبارات جنگ، نوائے وقت، مشرق اور وفاق میں وقتاً فوقتاً مختلف عنوانات پر لکھتا آ رہا ہوں، مگر برادرم حامد میر اور مولانا اللہ وسایا قاسم شہیدؒ کی ترغیب پر میں نے باقاعدہ ''کالم نگاری'' کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ حامد میر صاحب ان دنوں روزنامہ پاکستان اسلام آباد کے مدیر تھے اور وہیں سے میں نے کالم لکھنے کا آغاز کیا تھا۔ بعد میں وہ روزنامہ اوصاف میں گئے تو میں بھی ان کے ساتھ ہی اوصاف میں منتقل ہو گیا۔ اس کے بعد مختلف اتار چڑھاؤ آئے مگر روزنامہ پاکستان لاہور، روزنامہ اسلام کراچی اور روزنامہ اوصاف اسلام آباد میں میرے کالم الگ الگ عنوانات سے مسلسل چھپتے رہے ہیں جس کی تازہ ترین صورت یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک یا دو کالم لکھتا ہوں جو (۱) روزنامہ اوصاف (۲) روزنامہ اسلام اور (۳) روزنامہ انصاف میں بیک وقت شائع ہو جاتے ہیں۔ اور اس پر ملک بھر سے احباب کی دعائیں ملتی رہتی ہیں، فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

ستمبر 2015ء کے پہلے عشرہ میں میری باقاعدہ صحافتی زندگی کے پچاس سال مکمل ہو رہے ہیں جس پر ''تحدیث نعمت'' کے طور پر چند سطور میں اپنی اس شعبہ کی کارگزاری قارئین کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل



© rasailojaraid.com